مدیر کے نام

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی، کراچی

"مولانا علی میاں" (فروری ۲۰۰۰) خاصا معلوماتی ہے، لیکن مولانا مرحوم کے سوانح حیات سے متعلق بعض باتیں اس میں درست نہیں، میں ان کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

۱۔ مضمون میں ص ۶۷ پر مولانا مرحوم کی تاریخ پیدائش ۱۱ محرم ۱۳۳۲ھ (جنوری ۱۹۱۴) دی گئی ہے، جو درست نہیں ہے۔ مولانا مرحوم نے اپنی خودنوشت کاروان زندگی (ص ۳۵، ج اول) میں اپنی تاریخ پیدائش ۶ محرم ۱۳۳۳ھ (مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۱۴) لکھی ہے۔

۲۔ یہ درست نہیں ہے کہ مرحوم نے اپنی ابتدائی تعلیم سے قبل قرآن حفظ کیا۔ میں عینی شاہد ہوں کہ میرے حجاز مقدس اور مصر کے پہلے سفر سے رام پور واپسی کے بعد ۱۹۵۵ کے رمضان المبارک میں مولانا نے مجھے اپنی خاندانی بستی تکیہ کلاں کی مسجد میں تراویح میں قرآن سنانے کے لیے بلایا تو اس زمانے میں وہ دن کے اوقات میں اپنی اس مسجد میں حفظ قرآن کرتے تھے اور مجھے اس وقت ان کے بھانجے نے بتایا تھا کہ ۱۵ پارے حفظ کر چکے ہیں۔ اس وقت مولانا مرحوم کی عمر ۴۱ سال تھی۔ اب مجھے ان کے ایک پاکستانی شاگرد سے معلوم ہوا کہ مرحوم ۱۹۶۳ میں ۲۱ یا ۲۲ پارے حفظ کر چکے تھے اور اس شاگرد نے خود مولانا مرحوم کے پیچھے ۶۳ کے رمضان کی تراویح میں اس قدر قرآن، مرحوم سے سنا تھا، باقی پارے کسی اور نے سنائے۔ ہو سکتا ہے کہ مرحوم نے بعد کے برسوں میں پورا قرآن حفظ کر لیا ہو۔

۳۔ مولانا مرحوم کی تعلیم کے سلسلے میں بھی معلومات نادرست اور مبہم ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ مولانا مرحوم کی اعلیٰ تعلیم لکھنؤ یونی ورسٹی کے شعبہ عربی سے شروع ہوئی، جہاں مولانا نے ۱۹۲۷ میں ۱۴ سال کی عمر میں فاضل ادب عربی کے درجے میں داخلہ لیا تھا اور اس وقت یونی ورسٹی میں سب سے کم عمر طالب علم تھے۔ ۱۹۲۹ میں یہاں سے فاضل ادب عربی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس سے قبل مولانا کی عربی تعلیم استاذ خلیل عرب یمنی کے ہاتھوں ہوئی تھی، اور پھر دو سال مولانا مرحوم نے ندوہ میں حدیث و فقہ کی تعلیم وہاں کے مشہور اساتذہ مولانا حیدر حسن خاں ٹونکی محدث اور فقہ کی تعلیم مولانا شبلی جیراجپوری (یہ علامہ شبلی نہیں) سے حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ میں صرف چار ماہ کے لیے دیوبند رہے جہاں مولانا حسین احمد مدنیؒ سے بخاری و ترمذی پڑھی، اور اس سال کے آخر میں (دسمبر ۱۹۳۲) تین ماہ کے ترجمہ و تفسیر قرآن کا کورس مولانا احمد علی لاہوریؒ سے مدرسہ قاسم العلوم میں پڑھا۔ درحقیقت مولانا مرحوم کی تحصیل علم ابن خلدون کے بتائے ہوئے طریقے پر ان کے بھائی ڈاکٹر عبدالعلی صاحب کے مشورہ و ہدایت سے ہوئی، یعنی ایک ایک علم کی تحصیل ایک ایک وقت میں، عربی زبان و ادب، پھر حدیث، پھر فقہ، پھر تفسیر قرآن۔

۴۔ یہ درست نہیں کہ تاریخ دعوت و عزیمت مولانا مرحوم کی آخری کتاب ہے۔ یہ کتاب تو ۱۹۸۴ میں تکمیل پذیر ہو گئی تھی۔ اس کے بعد مولانا کی متعدد کتابیں طبع ہوئیں۔ جن میں المرتضیٰ (۱۹۸۹) خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے جس کی برعظیم اور عالم عرب میں بڑی پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد مختلف رسائل کے علاوہ کاروان زندگی کے تین حصے، چوتھا پانچواں، چھٹا

علی الترتیب ۱۹۹۱' ۱۹۹۳' ۱۹۹۴ میں طبع ہوئے' اور آخری حصہ ہشتم تو فالج کے بعد افاقہ ہونے کی صورت میں ۱۹۹۹ کے آخری مہینوں میں املا کرایا اور وفات سے دو ماہ قبل طبع ہوا۔

۵۔ یہ بات درست نہیں کہ ۱۹۳۷ میں سید رشید رضا کے مشہور مجلّہ المنار میں مولانا مرحوم کا پہلا عربی مضمون "سید احمد شہید" شائع ہوا (ص ۷۱)۔ مولانا نے خود کاروان زندگی' جلد اول میں لکھا ہے کہ "یہ مضمون رسالے کی شکل میں مصر میں ۱۳۵۰ھ (۱۹۳۱ء) میں شائع ہوا۔ اس وقت میری عمر ۱۶ سال کی رہی ہوگی"۔

ابوداود' لاہور

"مولانا علی میاں" (فروری ۲۰۰۰) سے مولانا کی زندگی اور خدمات کے مختلف گوشے ابھر کر سامنے آئے مگر ایک مقام پر مولانا کے اسلوب کا تذکرہ کرتے ہوئے مختلف مفکرین کے حوالے سے "مولانا مودودی کی عقلیت اور تصور دین کی جامعیت" (ص ۴۹) کا ذکر کیا گیا ہے۔ درحقیقت "عقلیت" سے ایسا جدید ذہن مراد لیا جاتا ہے جو معاملات کو صرف عقل و منطق کے معیار پر پرکھتا ہے' جہاں عقل سے ماورا باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ یہ عقلیت مولانا کے ہاں نہیں ہے۔ درپیش مسائل کو دین کی روشنی میں جامعیت کے ساتھ پیش کرنا اور حالات پر منطبق کرنا مولانا مودودی کا نمایاں وصف ہے۔ جس خوب صورتی سے یہ امتزاج ان کے ہاں پایا جاتا ہے دیگر ہم عصروں میں اس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔

سید عرفان منور گیلانی' ڈنمارک

نئی صدی عیسوی کے تناظر میں عبدالرشید صدیقی کا مضمون "تحریک اسلامی اور اس کے عالمی اثرات" (فروری ۲۰۰۰) بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ ان کا یہ تجزیہ محل نظر ہے: مغرب کو اس بات کا احساس ہے کہ اگر عالم اسلام کے وسائل اسلام پسندوں کے ہاتھ آجائیں تو وہ مغرب کو تیل اور دیگر تمام پیداوار سے محروم کردیں گے اور یہ مغرب کی معاشی تباہی کے مترادف ہوگا (ص ۵۴)۔ گمان ہے کہ صاحب مضمون کا منشا یہ نہ ہوگا۔ الفاظ کا انتخاب درست نہ ہو سکا۔

خالد ندیم' دہلی

گذشتہ چار برسوں سے میں ترجمان کا قاری ہوں۔ اس مصروف زندگی میں جہاں مطالعہ و علمی مجلسوں کا وقت نہیں ہوتا' یہ پرچہ ہی میری فکر و نظر کی غذا' رہنمائی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ البتہ خرم مراد کے بعد اس میں تزکیہ' مقام دعوت' داعیانہ کردار کی تڑپ' طلب و شوق کا سامان کم پاتا ہوں۔ میرے نزدیک ایک اہم پہلو جن پر بہت کم ہمارے حلقوں میں سوچا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نشاۃ ثانیہ اور صنعتی زرعی انقلاب کے بعد آج انسانیت ایک نئے عالمی انقلاب کی زد پر ہے۔ ہم خواہی نہ خواہی سلی کون ویلی کے باشندے بننے پر مجبور ہیں۔ ہماری زندگی کا کوئی گوشہ ابلاغی ٹکنالوجی سے محفوظ نہیں۔ حالات حاضرہ کے ان مسائل پر ہمارے اہل قلم' دانش ور کیوں خاموش ہیں' اور تو اور ترجمان القرآن بھی!

سعد' کورنگی' کراچی

اردو اخبارات کے مطالعے سے احساس ہوتا ہے کہ انگریزی پریس میں لبرل ازم' ہیومن بلکہ ویمن رائٹ کے لبادے میں جو خیالات پیش کیے جارہے ہیں' وہ یہاں "اسلامی ایڈیشن" میں موجود ہیں۔ یہ صرف تحریریں نہیں ہیں' بڑے پیمانے پر ان کا نفوذ بھی ہے۔ مجھ ایسا کم علم و کم مشاہدہ رکھنے والا شخص بھی اداروں' فیکٹریوں اور دفاتر میں خواتین میں اس کے اثرات کو بہ خوبی دیکھ

سکتا ہے۔ بیشتر خواتین خاموش ہیں، لیکن زیر اثر انھی کے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارا فکری محاذ خاموش ہے۔ آنکھیں بند کر لینے سے طوفان ٹل نہیں جائے گا۔ مسائل کا ادراک کیجیے، سامنا کیجیے۔ ہم جو کچھ لکھتے ہیں وہ کہیں پڑھا نہیں جاتا اور جہاں عوام الناس پڑھتے ہیں وہاں ہمارا موقف چھپتا ہی نہیں ہے۔ نتیجتاً عوام ہمیں کم ظرف و کم علم مذہبی طبقے کے ساتھ کھڑا کر دیتے ہیں یا کاروکاری ایسی رسم کا ارتکاب کرنے والوں کی قطار میں کھڑا کر کے گن لیتے ہیں۔

آہ!---- آج سید مودودیؒ نہ ہوئے۔ وہ حیات ہوتے تو کم از کم ایسی بے بسی کا احساس نہ ہوتا۔ ایسی فکری تنہائی نہ ہوتی!

غوث محی الدین، کراچی

"اسلام کے لبادے میں" (جنوری ۲۰۰۰) قابل تحسین ہے۔ یہ تحریر مغرب کے دانش وروں کی فکر کی نہج کو سمجھنے کا ایک ذریعہ بن سکتی ہے۔ ڈینیل پائپز ڈائرکٹر مڈل ایسٹ فورم، کینیڈا نہیں، امریکہ ہیں، نہ صرف ڈائرکٹر بلکہ نائب صدر ہیں۔ Foreign Policy Research Institute ایک ادارہ ہے جو فلاڈلفیا میں قائم ہے اس میں ۱۲ سینیر تحقیق کار ہیں۔ اس کا بجٹ ۴ء۴ ملین ڈالر ہے۔ ہر تحقیق کار کا دائرہ علاحدہ ہے وہ اپنے اپنے دائرے میں ریسرچ کرتا ہے۔ ایف پی آر آئی کا اسٹاف ۱۲۳ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ اپنی ریسرچ، مطبوعات اور تعلیمی پروگرام کے ذریعے ذہنی فضا کو متاثر کرتا ہے جس پر امریکہ کی خارجہ پالیسی استوار ہوتی ہے۔

آپ دنیا میں کسی بھی جگہ ہوں!

مجاہدین اور مہاجرین کے لیے قربانی کر سکتے ہیں

جماعت اسلامی پاکستان نے آپ کی سہولت کے لیے کشمیری مجاہدین اور مہاجرین کے لیے اندرون کشمیر اور آزاد کشمیر میں، نیز افغان اور تاجک مہاجرین اور پاکستان میں مستحقین کے لیے عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا انتظام کیا ہے۔

درج ذیل شرح سے ڈرافٹ بنام چودھری رحمت الٰہی ارسال کیجیے۔

	پاکستانی روپے	امریکن ڈالرز	برطانوی پاؤنڈ	اماراتی درہم	سعودی ریال
بکرا / دنبہ	2800	54	35	194	200
گائے کا حصہ	1600	32	20	110	115

رقوم 8 ذی الحجہ تک موصول ہو جائیں

رقم میں تاخیر کی صورت میں فون / فیکس / ای میل کے ذریعے پیشگی اطلاع ضرور دیجیے۔

قاضی حسین احمد - امیر جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور

فون: 7844605-9, 5419520-24 (042) فیکس: 7832194 (042) (92)

E-mail: amir@J1.org.pk